

وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آخری تحریک تھی۔ اس تحریک کو اب 50 سال مکمل ہو گئے ہیں۔

خلافت کی پہلی صدی کے آخری سال کا اختتام اس الہی تحریک کے اعلان سے ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھی وقف جدید کی اہمیت ہے۔

جماعتی نظام اور ناصرات و اطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔

گزشتہ دس سال میں جتنے احمدی ہوئے ہیں، جو بیعتیں ہوئی ہیں انہیں بھی بطور خاص وقف جدید میں شامل کریں۔ اگر غریب بھی ہیں تو چاہے ٹوکن کے طور پر معمولی چندہ دیں لیکن مالی قربانی میں شامل ہونا چاہئے۔

مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو پھر یہ تقویٰ کی ترقی کا باعث بنے گی۔

دعاؤں اور قربانیوں سے تقویٰ میں بڑھیں اور خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں اور اس میں داخل ہوں۔

اس سال مجموعی طور پر وقف جدید میں 24 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ مالی قربانی ہوئی۔ پاکستان نمبر ایک پر، امریکہ دوسرے نمبر پر اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا۔ مختلف پہلوؤں سے جماعتوں کی قربانی کا جائزہ۔

وقف جدید کے 51 ویں سال کے آغاز کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 جنوری 2008ء بمطابق 04 صلیح 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -
 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ -

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتَّبِعُونَ مِمَّا نَفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ
 عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقره: 262-263)

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے نیک عمل کا ذکر کیا ہے اور پھر ان پر اپنے فضل کا اور انعام کا۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

یہ لوگ کون ہیں؟ یہاں مخاطب کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو اجر دیتا ہے۔ بعض لوگ اللہ کی خاطر نیکی نہیں بھی کرتے لیکن نیکی ہوتی ہے۔ دکھاوا بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو ان کو اجر دیتا ہے۔ سیاق و سباق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مومنین کی جماعت کا ذکر ہو رہا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ (البقره: 273) یعنی تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ نہیں کرتے۔ پس یہ مومن کی شان ہے اور ہونی چاہئے کہ وہ اپنا ہر فعل خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرے۔ یہاں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی بھی یہی نشانی بتائی کہ کیونکہ اللہ کی رضا کا حصول خرچ کے پیچھے کا فرما ہوتا ہے اس لئے لَا يُتَّبِعُونَ مِمَّا نَفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذَى جو خرچ ہیں اس کا پھر تکلیف دیتے ہوئے، احسان جتلاتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے۔ جبکہ غیر مومن کی یہ نشانی ہے کہ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ (النساء: 39) یعنی اپنے اموال لوگوں کے سامنے دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا یہ لوگ جو دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ (النساء: 39) اور جو نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہو نہ یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ شیطان کے ساتھی ہیں ان کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس ایک مومن جو شیطان سے دُور بھاگتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑتا ہے اور جوڑنا چاہتا ہے وہ کبھی دکھاوے کے لئے خرچ نہیں کرتا اور جب کسی قسم کا دکھاوا نہیں ہوتا، خالص اللہ تعالیٰ کی خاطر سب کچھ خرچ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر وہ اپنا ہر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو فرمایا لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کہ اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا، نہ وہ غم کریں گے۔

پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کبھی اللہ کی راہ میں کچھ خرچ بھی کیا ہے کہ نہیں۔ کبھی یہ احسان نہیں جتاتے کہ ہم نے فلاں وقت اتنا چندہ دیا اور فلاں وقت اتنا چندہ دیا۔ آج ہم جائزہ لیں، نظریں دوڑائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔ اگر کوئی اِکَادُکَا ایسا ہوتا بھی ہے تو وہ بیمار پرندے کی طرح پھڑپھڑاتا ہوا ڈار سے الگ ہو جاتا ہے اور کہیں جنگل میں گم ہو جاتا ہے اور پھر درندوں اور بھیڑیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔ یہی ہم نے اب تک دیکھا ہے۔ جب بھی کوئی عافیت کے حصار سے باہر نکلے تو یہی انجام ہوتا ہے۔ بہر حال ضمناً میں یہ ذکر کر رہا تھا۔ جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کر کے ان لوگوں میں شامل فرما دیا جن کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم ہے اور جو بھی قربانی کریں، جو بھی مال لہیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیں، اللہ تعالیٰ بے شمار اجر دیتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (الحديد: 7) پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ اللہ کی طرف سے تو جو بھی اجر ہے اتنا بڑا ہے کہ انسان کی جو سوچ ہے وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن فرمایا صرف اجر ہی نہیں ایسے مومنوں کے لئے اجر کبیر ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے اجر سے نوازے اور کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے اور آپ نے یہ روح ہمارے اندر پیدا کی۔ صحیح اسلامی تعلیم کے حسن و خوبی سے ہمیں آگاہ کیا روشناس کروایا۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے کے راستے ہمیں دکھائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے حسن کو کھول کھول کر ہم پر ظاہر فرمایا، جس سے احمدی کے دل میں مرضات اللہ کی تلاش کی چنگاری بھڑکی۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ”مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (آل عمران: 93) تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے کوئی اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کے زمانے کے ساتھ آج کل کے حالات کا

مقابلہ کیا جاوے تو اس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے۔ جان سب کو پیاری لگتی ہے مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود ﷺ جلد دوم - سورة آل عمران زیر آیت 93 صفحہ 130-131)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تنگی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تنگی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔..... لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔“

(الوصیة. روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہوگا جب تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے، اپنے نفس کو چھوڑ دو گے، تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے ”اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔“

(ایضاً)

پس کتنے خوش قسمت ہیں ہم جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا امام عطا فرمایا جس نے ہمیں خدا سے ملنے کے راستے روشن کر کے دکھائے۔ آنحضرت ﷺ کے غلاموں کی حقیقی روح ہم میں پیدا کی، قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کا فہم و ادراک ہم میں پیدا کیا، جس پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو بھی اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی اہمیت ہم پر واضح فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا کام بخوبی ہو سکے اور ہر فرد جماعت اس کو بخوبی انجام دے سکے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلفاء بھی اس طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہے ہیں اور دلاتے رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے عبادات کے ساتھ ہر قسم کی قربانیوں کا بھی ذکر ہے اور مالی قربانیاں بھی ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کا عرصہ خلافت تقریباً 52 سال پر پھیلا ہوا تھا، آپ نے جماعتی نظام کو مضبوط در مضبوط فرمایا۔ اس کی تنظیم کی۔ تربیتی، تبلیغی، روحانی، مالی پروگرام جماعت کو دیئے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کے حصول کے لئے ہم تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انہی تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے لئے ایک سکیم وقف جدید کی بھی تھی جو آپ نے جماعت کے سامنے رکھی اور اس کے لئے مالی قربانی کی بھی اور واقفین زندگی معلمین کی بھی تحریک فرمائی تاکہ برصغیر پاک و ہند کے دیہاتوں میں، زیادہ تر پاکستان میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تیزی سے پھیلا یا جاسکے۔

27 دسمبر 1957ء کو آپ نے اس کا اعلان فرمایا تھا۔ گویا آج اس تحریک کو بھی 50 سال پورے ہو گئے ہیں اور 51 واں سال شروع ہو گیا ہے۔ یہ تحریک شروع میں جیسا کہ میں نے کہا پاکستان ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے ہی تھی اور زیادہ تر انہی ملکوں کے احمدی اس میں حصہ لیتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ صحیح طور پر صرف پاکستانی احمدی اس میں حصہ لیتے تھے جس میں ایک مالی پہلو بھی تھا، مالی قربانی بھی تھی اور وقف جدید کے لئے بہت بڑی رقم جو اس کام کے لئے تھی پاکستانی احمدی ہی مہیا کرتے تھے۔ اسی طرح واقفین زندگی معلمین تھے وہ بھی انہی میں سے تھے۔ تو بہر حال 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دنیا میں پھیلانے میں مالی جانی اور وقت کی قربانی دی ہے۔ وہ لوگ قربانیاں دیتے رہے ہیں۔ اب باہر کی جماعتیں خاص طور پر جو یورپ اور امریکہ کی جماعتیں ہیں ان کو اس احسان کو یاد کرتے ہوئے تبلیغی اور تربیتی پروگراموں میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور خاص طور پر ہندوستان کی جماعتوں کی کیونکہ وہاں تعداد تھوڑی ہے اور اکثریت غریبوں کی ہے۔ گو بعد میں ہندوستان میں نئی بیعتوں کی وجہ سے تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن وہاں بھی اکثریت غریب لوگوں کی ہے جن کا چندہ، وہاں کے جو اخراجات ہیں اس کے مقابلے پہ بہت کم ہے۔ بہر حال وقف جدید کے چندہ کی تحریک کو 1985ء سے تمام دنیا پر لاگو کر دیا گیا۔ یورپ اور امریکن ممالک کا چندہ وقف جدید زیادہ تر ہندوستان اور افریقن ممالک کے جو تبلیغی اور تربیتی پروگرام ہیں ان پر خرچ ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک تمام دنیا میں جاری ہے۔ تمام دنیا کے احمدی اس میں حصہ لیتے ہیں اور احمدی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اپنی توفیق کے مطابق جیسا کہ میں نے کہا اس کی جو مالی ضرورت ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ 1957ء میں جب وقف جدید کی سکیم کا آغاز ہوا تو اُس وقت اس کا جو پہلا سال تھا 1958ء تھا۔ اس لئے ہر سال اس تحریک کا، وقف جدید کا مالی پہلوؤں کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے اور مالی قربانیاں جو احباب جماعت کرتے ہیں ان کو ایک سال کے بعد جنوری کے شروع میں جماعت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں بھی آج وقف جدید کے بارے میں ہی بات کر رہا ہوں۔ یہ اس سال 2008ء کا پہلا جمعہ ہے اور اس کے ساتھ نئے سال کا اعلان بھی کرتا ہوں اور اس بارے میں مزید چند باتیں بھی کروں گا۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ سکیم زیادہ تر پاکستان بنگلہ دیش وغیرہ میں شروع تھی اور خلیفہ وقت کے مخاطب عموماً وہیں کے احمدی ہوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے پاکستانی احمدی بچوں کو کہا تھا کہ تم وقف جدید کا بوجھ اٹھاؤ اور اپنے بڑوں کو بتادو کہ احمدی بچے بھی جب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو بڑے بڑے انقلاب لانے میں مددگار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ احمدی بچوں اور بچیوں نے اس اعلان کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا اور جو کام بچوں کے سپرد کیا تھا ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دینے کی کوششیں کیں اور وقف جدید کا چندہ اطفال و ناصرات کے چندے کے نام سے احمدی بچوں اور بچیوں کی پہچان بن گیا۔ بچوں کی آمدنی تو کوئی نہیں ہوتی، وہ تو اپنے جیب خرچ میں سے جب کوئی بڑا ان کو پیسے دے دے تو اس میں سے چندہ دے دیتے ہیں یا بعض والدین بھی ان کی طرف سے دیتے ہیں۔ لیکن یہ بچوں کا جوش اور جذبہ ہے کہ پاکستان میں وقف جدید کے چندوں میں بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریباً نصف ہے۔ گو کہ میرے خیال میں یہاں بھی اضافے کی بڑی گنجائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تسلی بھی ہے کہ ایسے بچے جن کو اس طرح بچپن میں مالی قربانی کی عادت پڑ جائے وہ آئندہ نسلوں کی قربانیوں کی ضمانت بن جایا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ روح ہمارے بچوں میں بڑھتی چلی جائے اور اب جب کہ یہ وقف جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں۔ جماعتی نظام اور ناصرات و اطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔ بچوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں، قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے، اس طرح قربانی کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے، وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ اپنے روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔

لہو و لعب سے بچتے ہوئے، فضولیات سے بچتے ہوئے، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے۔ پس ہمیشہ اس بات کو بڑے بھی یاد رکھیں اور بچنے بھی، عورتیں بھی اور مرد بھی کہ انقلاب قربانیوں سے ہی آتے ہیں اور اس زمانے میں جب ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے مالی قربانی نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ بچوں کی خواہشات بھی ہیں اور بڑوں کی خواہشات بھی ہیں لیکن اپنی خواہشات کو دبا کر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی اس زمانے میں ایک بہت بڑا جہاد ہے۔ دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرنا تو آسان ہے لیکن دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی قربانی دینا یقیناً ایک جہاد ہے۔

پھر دوسری بات میں نومبائین سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور نومبائین کو سنبھالنے والوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ نومبائین کی جماعت سے تعلق میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب وہ مالی قربانی میں شامل ہوتے ہیں۔ جب وہ اس اصل کو سمجھ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ایک ذریعہ مالی قربانی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نومبائین اس حقیقت کو سمجھ گئے ہیں وہ جماعت سے تعلق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور اخلاص اور آنحضرت ﷺ کے عشق میں فنا ہونے کی منازل دوڑتے ہوئے طے کر رہے ہیں۔ بعض نومبائین قربانیوں میں اول درجے کے شمار ہونے کے بعد بھی لکھتے ہیں کہ یہ قربانی ہم نے دی ہے لیکن حسرت ہے کہ کچھ نہیں کر سکے۔ انہیں یہ احساس ہے کہ ہم دیر سے شامل ہوئے تو قربانیاں کرتے ہوئے ان منزلوں پر چھلانگیں مارتے ہوئے پہنچ جائیں جہاں پہلوں کا قرب حاصل ہو جائے۔ پس یہ وہ موتی اور ہیرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے اور عطا فرما رہا ہے۔ جن کی حسرتیں دنیاوی خواہشات کے لئے نہیں بلکہ قربانیوں میں بڑھنے کے لئے ہیں اور جس قوم کی حسرتیں یہ رخ اختیار کر لیں اس قوم کو کبھی کوئی نیچا نہیں دکھا سکتا۔ جب کہ خدائی وعدے بھی ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ یہ اعلان کر رہا ہو کہ میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ پس جو کمزور ہیں، نئے احمدی ہوں یا پرانے، تربیتی کمزوریوں کی وجہ سے بھول گئے ہیں یا قربانیوں کی اہمیت سے لاعلم ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسلسل کوشش اور جدوجہد انہیں وہ مقام دلائے گی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا مقام ہے۔ اس اہم کام کی سرانجام دہی کے لئے جہاں ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس اہمیت کو سمجھے وہاں انتظامیہ کا بھی فرض ہے کہ احباب جماعت کو اس کی اہمیت بتائیں۔ نومبائین کو اس کی اہمیت بتائیں۔ جب تک عہدیداران کے اپنے معیار قربانی نہیں بڑھیں گے ان کی بات کا اثر نہیں ہوگا۔ جہاں عہدیداران اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں وہاں کی رپورٹس بتا دیتی ہیں کہ حق ادا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

کے فضل سے جماعت میں ایسے کارکنان بھی ہیں جو اپنا سب کچھ بھول جاتے ہیں، بیوی بچوں کو بھی بھول جاتے ہیں، اپنے نفس کے حق بھی ادا نہیں کرتے۔ صبح اپنے کام پر جاتے ہیں اور وہاں سے شام کو سیدھے جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ انہیں کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق رکھا ہے۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ بہت محنت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن بعض دفعہ یہ جو محنت کرنے والے ہیں یہ بھی صحیح طریق پر محنت نہیں کر رہے ہوتے۔ مثلاً چندوں کے معاملے میں۔ جو چندہ دینے والے مخلصین ہیں ہر تحریک کی کمی پورا کرنے کے لئے انہیں کو بار بار کہا جاتا ہے۔ جب کہ کئی دفعہ کہا گیا ہے کہ نئے شامل ہونے والوں کو بھی شامل کریں اور تعداد بڑھائیں۔ ہر ایک میں قربانی کی روح پیدا کریں۔ اگر شعبہ تربیت اور مال یا وقف جدید، تحریک جدید مشترکہ کوشش کریں تو کمزوروں کو بھی ساتھ ملا یا جاسکتا ہے۔ شروع میں بعض دقتیں پیش آئیں گی لیکن دعا اور صبر سے یہ روکیں اور مشکلات بھی دور ہو جائیں گی انشاء اللہ۔ بعض لوگ لکھتے بھی ہیں اور زبانی بھی موقع ملے تو کہہ دیتے ہیں کہ بعض افراد جماعت پوری طرح تعاون نہیں کرتے، پروگراموں میں حصہ نہیں لیتے تو میں انہیں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ مسلسل دعا اور صبر سے کوشش کئے جاؤ۔ جو احمدی ہے اس میں کوئی نہ کوئی نیک فطرت کا حصہ ہے جس کی وجہ سے وہ احمدیت پر قائم ہے۔ پس کمزوروں کو ساتھ ملا کر چلنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس لئے مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اب جبکہ ہم خلافت کی نئی صدی میں چند ماہ تک داخل ہونے والے ہیں۔ جماعتی نظام جو مختلف شہروں اور ملکوں میں قائم ہیں اور ذیلی تنظیمیں بھی ایسے پروگرام بنائیں جس سے ہماری قربانیوں کے ہر قسم کے معیار بلند ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ ہر ایک میں پیدا ہو جائے۔ ہر احمدی بھی، نئے بھی اور پرانے بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا بہترین تحفہ ہم شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔

مجھے خیال آیا کہ وقف جدید کی یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی وہ آخری تحریک ہے جس میں تبلیغی، تربیتی اور مالی قربانیوں کا پروگرام دیا گیا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ بھی 50 سال پورے کر کے اپنے 51 ویں سال میں داخل ہو رہی ہے اور یہ خلافت کی پہلی صدی کی وہ خاص تحریک ہے جس کا سال کے آخر پر مختصر رپورٹ پیش کر کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ وقف جدید، تحریک جدید کا تو اعلان کیا جاتا ہے لیکن اور بھی تحریکات ہیں ان کا اس طرح باقاعدہ سال کے سال اعلان نہیں ہوتا اور یہ تحریک خلافت کی پہلی صدی کی وہ آخری تحریک ہے جس کا میں آج اعلان کر رہا ہوں یعنی خلافت کی پہلی صدی کے آخری سال کا اختتام بھی

اس الہی تحریک کے اعلان سے ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے بھی وقف جدید کی ایک اہمیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 13، 14 سال پہلے وقف جدید کا اعلان کرتے ہوئے ہمارے ایک مارشین واقف زندگی جہانگیر صاحب کی خواب کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ جماعت ایک میز کی شکل میں ہے جس کے چار پائے ہیں۔ جس میں سے میز کا ایک پایہ یا ٹانگ جو ہے وہ بڑھنی شروع ہوتی ہے اور یہ وقف جدید کا پایہ ہے جس سے توازن خراب ہوتا ہے تو میز کی تحریک جدید کی جو ٹانگ ہے یا جو پایہ ہے وہ بھی بڑھنا شروع کرتا ہے تاکہ بیلنس قائم رکھے لیکن وہ وقف جدید کے پائے کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ وہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ تو پھر اس پائے کو زبان ملتی ہے اور وہ وقف جدید کے پائے کو کہتا ہے کہ اپنی رفتار کم کرو تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ مل جاؤں۔ اس پر وقف جدید کا پایہ یہ کہتا ہے کہ میں مجبور ہوں اپنی رفتار کم نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے بڑھنا ہی اسی رفتار سے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بتایا تھا کہ ایک تو مالی قربانی کی رفتار ہے۔ دوسرے یہ تعبیر کی تھی اور دعا کی تھی کہ یہ تعبیر سچ ہو کہ وقف جدید کے تحت جو تینوں ممالک خاص کام کر رہے ہیں ان میں انقلابی تبدیلی پیدا ہو اور جماعت تیزی سے ترقی کرے۔ ان تمام باتوں کی اہمیت کے پیش نظر میں بھی ان جماعتوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ حالات میں جس تیزی سے تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یہ ملک اپنے تبلیغ اور تربیت کے کام کو بھی خاص طور پر سمجھیں اور کوشش کر کے اس رفتار کو تیز کرنے کی کوشش کریں اور جب اللہ تعالیٰ کی تائید اور دعا بھی ساتھ ہو تو کوئی نہیں جو اس رفتار ترقی کو روک سکے۔ اس نے بڑھنا ہی ہے۔ پس آگے بڑھیں اور جہاں مالی قربانیوں میں مثالیں قائم کر رہے ہیں وہاں دیہاتوں میں تبلیغی اور تربیتی کام کو بھی تیز کر دیں۔ تینوں ملکوں میں بھی اور افریقہ میں بھی وقف جدید کے تحت خاص منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ جو تعبیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمائی تھی اس کو آج ہم تیزی سے پورا ہوتے دیکھیں۔ اس کے لئے مالی قربانی بھی ایک اہم حصہ ہے۔ کیونکہ مالی ضروریات بھی بڑھیں گی جب کام میں تیزی پیدا ہوگی۔ پس تمام ممالک اس میں مدد کریں۔ بچوں کی تربیت کے لئے جیسا کہ میں نے کہا تھا بچوں کو بھی بطور خاص توجہ دلائیں۔ ان کو بھی احساس ہو کہ یہ سب انقلاب اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے آ رہا ہے اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ اس طرح گزشتہ دس سال میں جتنے احمدی ہوئے ہیں، جو بیعتیں ہوئی ہیں، انہیں بھی بطور خاص وقف جدید میں شامل کریں۔ میں نے نومبا نعتین سے رابطے بحال کرنے کے لئے کہا ہوا ہے۔ بہت سارے رابطے ضائع ہو گئے۔ اس پر بعض ملکوں میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ ان رابطوں کی بحالی کے لئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے اور جب

رابطے بحال ہوتے ہیں تو ان کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالیں اور ان کو اس کے لئے وقف جدید میں شامل کریں۔ اگر غریب بھی ہیں تو چاہے ٹوکن کے طور پر معمولی چندہ دیں لیکن مالی قربانی میں شامل ہونا چاہئے۔ مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو پھر یہ تقویٰ کی ترقی کا باعث بھی بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں بڑھنے والوں کے لئے عبادات کے ساتھ قربانی کا بھی ذکر فرمایا ہے جس میں مالی قربانی بھی شامل ہے۔ پس مالی قربانی بھی دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ضروری چیز ہے۔

پس دعاؤں اور قربانیوں سے تقویٰ میں بڑھیں اور خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں اور اس میں داخل ہوں۔ ان قربانیوں کی عادت جو پڑے گی، یہ جاگ جو بچوں میں اور نئے آنے والوں میں لگے گی، قربانیوں کا احساس اور تقویٰ میں بڑھنے کا احساس جو تمام احمدیوں میں پیدا ہوگا یہ جہاں آئندہ انقلاب میں سب کو حصہ دار بناتے ہوئے خوشخبریاں دے گا اور ترقیات دکھائے گا۔ انشاء اللہ، وہاں فوج در فوج آنے والوں کو بھی قربانیوں کی اہمیت دلاتے ہوئے مالی قربانیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دلائے گا۔ اور یوں جب خالصتاً اللہ ان عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار کے حصول کی کوشش ہو رہی ہوگی تو یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کا باعث بنے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنے کا باعث بن رہی ہوگی۔ پس اس جذبے سے اپنے بھی جائزے لیں اور بچوں اور نومبائعین کو بھی خاص طور پر وقف جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان مقاصد کا حصول کر کے جن کا ہمیں نے ذکر کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

اب میں حسب روایت وقف جدید کے کوائف پیش کروں گا یعنی دنیا کے مختلف ممالک کا موازنہ اور وصولی پیش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر وقف جدید میں 24 لاکھ 27 ہزار پاؤنڈ مالی قربانی ہوئی ہے اور یہ جو وصولی ہے گزشتہ سال سے تقریباً دو لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ تو وقف جدید کے پائے کے اونچا ہونے کی ایک تو یہ ظاہری شکل ہمیں نظر آتی ہے کہ گزشتہ سال سے وقف جدید کی وصولی دو لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ جبکہ نومبر میں ہمیں نے جب تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو اس میں گزشتہ سال سے تحریک جدید میں جو وصولی تھی وہ ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی۔ یعنی وقف جدید کا اس سال کا جو اضافہ ہے وہ تحریک جدید کی نسبت کافی زیادہ ہے تقریباً دو گنا۔

دنیا میں وقف جدید کی قربانی میں شامل جو پہلی دس جماعتیں ہیں ان میں پاکستان پہلے نمبر پر ہے، پھر

امریکہ ہے، برطانیہ نمبر تین پہ ہے۔ نمبر 4 پر جرمنی، نمبر پانچ پہ کینیڈا، نمبر چھ پہ ہندوستان اور نمبر سات پہ انڈونیشیا، نمبر آٹھ پہ بلجیم، نمبر نو پہ آسٹریلیا اور نمبر دس پہ فرانس۔ کینیڈا اور جرمنی کا بڑا معمولی فرق ہے۔ کینیڈا اگر ذرا سا زور لگائے تو میرا خیال ہے آرام سے چوتھی پوزیشن آسکتی ہے۔

پاکستان کے حالات کے بارے میں ایک اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا کہ 2007ء پاکستان کی تاریخ کا سب سے بدترین سال ہے اور معاشی لحاظ سے بھی بہت برا سال تھا۔ بہت سے جائزے پیش کئے گئے تھے۔ اس کے باوجود کہ غربت انتہاء کو پہنچ گئی۔ کاروباری لحاظ سے، معاشی لحاظ سے پاکستان بہت پیچھے تھا لیکن پھر بھی پاکستانی احمدیوں کے معیار قربانی نہیں گرے۔ اس میں پہلے سے بہتری پیدا ہوئی ہے۔ اس دفعہ میں سوچ رہا تھا کہ گزشتہ دنوں دسمبر میں جو حالات ہوئے ہیں، کراچی کے حالات بھی بہت زیادہ خراب تھے تو شاید اس سال پاکستان کی پوزیشن کوئی نہ ہو یا شاید وصولیاں کم ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جب میں نے ترقی دینی ہے تو پھر مدد بھی فرشتوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہر روز ہم نظارے دیکھتے ہیں اور میں خاص طور پر جماعتی ترقی کے نظارے دیکھتا ہوں اس لئے اپنی اس سوچ پر شرمندگی بھی ہوئی کہ خدا تعالیٰ پر بھی حسن ظن نہیں رکھا۔ اللہ رحم کرے۔

پس یہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے لوگ ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں اپنی قربانیوں کے معیار کو نہیں گرنے دیتے۔

فی کس چندے کے لحاظ سے بھی جو جائزہ ہے اس کے مطابق امریکہ نمبر ایک پہ ہے 65 پاؤنڈ فی کس اور برطانیہ نمبر دو پہ 34 پونڈ، فرانس نمبر تین پر 31 پونڈ، کینیڈا نمبر چار پہ 21 پونڈ اور بلجیم نمبر پانچ پہ 18 پونڈ۔

افریقہ کی جماعتوں میں ترتیب کے لحاظ سے پہلی پانچ جماعتیں گھانا، نائیجیریا، بینن، بوركینا فاسو اور نمبر 5 تنزانیہ ہیں۔ گھانا بھی مالی قربانی میں کچھ سست ہو گیا تھا۔ شکر ہے میرے کہنے پر اب گھانا میں بھی ہل چل پیدا ہوئی ہے۔ افریقہ میں عمومی طور پر میں نے دیکھا ہے کہ قربانی کا مادہ بہت ہے لیکن گھانا میں تو میں نے خود رہ کے دیکھا ہے۔ اتنا قربانی کا مادہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر ان میں کسی جگہ قربانی کی کمی ہے، اگر کچھ سستی ہے تو عام احمدیوں میں نہیں ہے، لوگوں میں نہیں ہے، بلکہ انتظامیہ اور کام کرنے والے اور کارکنان اور عہدیداران میں سستی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو بہتر کریں اور اپنے لوگوں کو قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے محروم نہ رکھیں۔

وقف جدید کے چندہ دینے والوں کی کل تعداد 5 لاکھ دس ہزار ہے لیکن اس میں بھی بہت گنجائش موجود ہے۔ گزشتہ سال میں نے ہندوستان کو 5 لاکھ کا ٹارگٹ دیا تھا ان کو پورا کرنا چاہئے۔ وہ تقریباً سو لاکھ کے قریب پہنچے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ مزید اس سے بہتر کریں۔

انگلستان کی جماعتوں میں سے فی کس ادائیگی کے لحاظ سے مسجد بیت الفضل لندن میرا خیال ہے نمبر ایک پہ ہے اور ساؤتھ ایسٹ لندن نمبر دو پہ اور نیو مالڈن نمبر تین پہ۔

امریکہ میں وصولیوں کے لحاظ سے سیلیکون ویلی، لاس اینجلس ایسٹ، شکاگو ویسٹ، ڈیٹرائٹ اور نمبر پانچ پہ لاس اینجلس ویسٹ۔

جرمنی میں ہمبرگ، گراس گیراؤ، فرینکفرٹ اور ویزبادن (اگر میں صحیح بول رہا ہوں تو) اور نمبر پانچ ڈامسٹڈ۔

پاکستان میں اطفال اور بالغان کا علیحدہ علیحدہ دفتر ہوتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ اطفال میں ناصرات بھی شامل ہیں تو اس میں پہلی پوزیشن بڑوں میں لاہور، کراچی اور نمبر تین ربوہ۔ اور اضلاع میں پہلا ضلع سیالکوٹ، نمبر دو راولپنڈی، نمبر تین اسلام آباد، نمبر چار فیصل آباد، نمبر پانچ شیخوپورہ نمبر چھ گوجرانوالہ، نمبر سات میرپور خاص، نمبر آٹھ سرگودھا، نمبر نو ملتان، نمبر دس گجرات۔

اطفال میں بھی اول، دوم سوم کی وہی ترتیب ہے لاہور، کراچی، ربوہ اور ضلعوں میں بھی تقریباً وہی ہے سوائے اس کے کہ بالغان میں نمبر 9 ملتان تھا اور یہاں نمبر 9 نارووال ہے۔ یہاں تھوڑی سی پوزیشن بدل گئی ہے۔ اسلام آباد نمبر ایک، سیالکوٹ نمبر دو، گوجرانوالہ نمبر تین، شیخوپورہ چار، فیصل آباد پانچ، راولپنڈی چھ، میرپور خاص سات، سرگودھا آٹھ، نارووال نو اور حیدرآباد دس۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین اور قربانیاں کرنے والوں کو بے انتہا اجر دے۔ ان کے مال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ جو قربانیاں کرنے والے ہیں وہ قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے حوالے سے ایسے لوگوں کے بارے میں جو قربانیوں میں بہت بڑھ رہے ہیں ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ ان کے اخلاص کو دیکھ کے ڈر لگتا ہے۔ اور یہ اخلاص میں بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے اخلاص سے یہ ڈر ہے کہ اخلاص کی وجہ سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اپنے وعدے کے مطابق جزائے کبیر عطا

فرمائے۔ ان مخلصین کی قربانی کی روح آگے جاگ لگاتی چلی جائے اور ایسے قربانی کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں جو اس قربانی کی روح کو کبھی مرنے نہ دیں۔ کبھی ماندہ نہ ہوں اور کبھی نہ تھکیں۔ ایسے نمونے بکھیرتے چلے جائیں کہ آئندہ آنے والوں کے دل ہمیشہ آپ کے لئے نیک جذبات اور دعاؤں سے بھرے رہیں اور آپ کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے جنہوں نے ایسے نیک نمونے قائم کر کے آئندہ نسلوں میں بھی وہ روح قائم کی اور پیدا کی جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی روح تھی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔